OPEN ACCESS: Al Khadim Research Journal of Islamic Culture and Civilization
ISSN (ONLINE): 2710-0235 & ISSN (PRINT): 2710-0227
https://www.arjicc.com. DOI: 10.5281/zenodo.10077473

استقرار حمل اور انسانی جنین کی نشو ونما اسلام کی روشنی میں-ایک تحقیقی و تجزیاتی جائزہ

The Development of Pregnancy and Human Embryo in The Light of Islam: A Research and Analytical Review

Prof. Dr. Matloob Ahmad
Dean Faculty of Arts and Social Sciences, The University of Faisalabad, Faisalabad

Dr. Muhammad Qasim
Ex. Visiting Lecturer in Islamic Studies, Jaranwala Center, Allama Iqbal Open University Islamabad, Pakistan

Mubashar Hasnain
M. Phil Scholar Islamic Study, The University of Faisalabad

Received on: 02-10-2022 Accepted on: 03-11-2022

Abstract

Allah Almighty created human beings directly through His creative process and after that He Himself placed the power of penis in this human being so that human beings can be born from his sperm in the same way. One of the wonders was that by collecting the material of the earth and by a creative order he created that life and that consciousness and intellect in it. From which an amazing creature like a human being came into being and the other miracle is that such a wonderful machine was placed inside the human structure for the birth of more human beings in the future. The mind is stunned to see its composition and performance. The sperm of a man is transferred to the womb of a woman by the union of a husband and a wife. Has the potential to become human. But men and women are unaware of this and have no choice as to which of them will be able to get the chance to meet the ovum. This is the decision of the wise and noble caste who has the power to sort out all of them and give one the opportunity to meet the ovum at a particular time.

Keywords: Development, Pregnancy, Human, Embryo, Review, Light of Islam

تمہید:

اللہ تعالیٰ نے براہ راست اپنے تخلیقی عمل سے انسانی کو پیدا کیا اور اس کے بعد خود اسی انسان کے اندر تناسل کی یہ طاقت رکھ دی کہ اس کے نطفے سے ویسے ہی انسان پیدا ہوتے چلے جائیں۔ ایک کمال یہ تھا کہ زمین کے مواد کو جمع کر کے ایک تخلیقی حکم سے اس میں وہ زندگی اور وہ شعور و تعقل پیدا کر دیا۔ جس سے انسان جیسی ایک حیرت انگیز مخلوق وجود میں آگئی اور دوسرا کمال یہ ہے کہ آئندہ مزید انسانوں کی پیدائش کے لیے ایک ایسی عجیب مشینری انسانی ساخت کے اندر رکھ دی۔ جس کی ترکیب اور کارگزاری کو دیکھ کر عقل دنگ رہ جاتی ہے۔

میاں بیوی کے اتصال سے مرد کا نطفہ عورت کے رحم میں منتقل ہوتا ہے اس میں عجیب بات یہ ہے کہ ایک مرد سے ایک وقت میں جتنا نطفہ خارج ہوتا ہے اس کے اندر کئی کروڑ تخم پائے جاتے ہیں اور ان میں سے ہر ایک بیضہ انثی سے مل کر انسان بن جانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ مگر مرد اور عورت اس بات کی نہ خبر رکھتے ہیں اور نہ اختیار رکھتے ہیں کہ ان میں سے کون سا تخم بیضہ انثی سے ملنے کا موقعہ پاسکے گا۔ یہ اس حکیم و قدیر ذات کا فیصلہ ہے جو اس بات کی قدرت رکھتا ہے کہ ان سب کو چھانٹ کر کسی ایک کو کسی خاص وقت میں بیضہ انثی سے ملنے کا موقعہ دیتا ہے۔

بچہ عورت اور مرد دونوں کے نطفے سے پیدا ہوتا ہے۔

حضرت ثوبان سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

ما الرجل ابیض وماء المراۃ اصفر فاذا اجتمعا فعلا منی الرجل منی المراۃ اذ کرا باذن اللہ و اذا علی منی المراۃ منی الرجل انثا باذن اللہ[1]

ترجمہ: مرد کا پانی سفید ہے اور عورت کا پانی زرد ہے جب یہ دونوں اکٹھے ہوتے ہیں اور مرد کی منی عورت کی منی پر غالب ہوتی ہے تو اللہ کے حکم سے لڑکا پیدا ہوتا ہے اور جب عورت کی منی غالب ہوتی ہے مرد کی منی پر تو لڑکی پیدا ہوتی ہے اللہ کے حکم سے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَنُقِرُّ فِي الْأَرْحَامِ مَا نَشَاءُ إِلَىٰ أَجَلٍ مُسَمًّى[2]

ترجمہ: ایک خاص وقت تک رحموں میں ٹھہرائے رکھتے ہیں۔

رحم مادر ایسا محفوظ مقام ہے جہاں نطفہ کو نشو ونما کے لیے مناسب حرارت تو ملتی رہتی ہے لیکن شدید گرمی یا سردی وغیرہ کے اثرات سے بالکل محفوظ ہوتا ہے اور وہاں سے ہل بھی نہیں سکتا۔

جیسا کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:

ثُمَّ جَعَلْنَاهُ نُطْفَةً فِي قَرَارٍ مَكِينٍ[3]

ترجمہ: پھر ہم نے اسے ایک محفوظ مقام (رحم مادر) میں نطفہ بنا کر رکھا۔

انسان کے خاص پانی کے قطرے عورت کی بچہ دانی میں تو پہنچ جاتے ہیں اتنا کام تو انسان کا ہوتا ہے لیکن اب ان قطروں کو بصورت انسان پیدا کرنا اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

أَفَرَأَيْتُمْ مَا تُمْنُونَ- أَأَنْتُمْ تَخْلُقُونَهُ أَمْ نَحْنُ الْخَالِقُونَ[4]

ترجمہ: جو تم پانی ٹپکاتے ہو۔ کیا اس کا انسان تم بناتے ہو یا پیدا کرنے والے ہم ہیں۔

ہر حاملہ کے حمل کی اور ہر بچے کے تولد ہونے کی اسے خبر ہے بلکہ ہر پتے کے جھڑنے اور اندھیرے میں پڑے ہوئے دانے اور ہر تر اور خشک چیز کا اسے علم ہے۔

وَمَا تَحْمِلُ مِنْ أُنثَىٰ وَلَا تَضَعُ إِلَّا بِعِلْمِهِ[5]

ترجمہ: عورتوں کا حاملہ ہونا اور بچوں کا تولد ہونا سب اس کے علم سے ہی ہے۔

پھر ارشاد ہوتا ہے کہ:

وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ[6]

ترجمہ: جو کچھ رحموں میں ہے جانتا ہے۔

بطن مادر میں نظام ربوبیت کے محیر العقول کرشموں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ باری تعالیٰ بچے کے حیاتیاتی تشکیل کے یہ تمام مرحلے ماں کے پیٹ میں تین پردوں کے اندر مکمل فرماتا ہے۔

يَخْلُقُكُمْ فِي بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ خَلْقًا مِنْ بَعْدِ خَلْقٍ فِي ظُلُمَاتٍ ثَلَاثٍ[7]

ترجمہ: وہ تمہیں ماؤں کے پیٹ میں تاریکیوں کے تین پردوں کے اندر ایک حالت کے بعد دوسری حالت میں مرحلہ وار تخلیق فرماتا ہے۔

حکیم فرزند استقرار حمل کے بارے میں یوں لکھتے ہیں کہ:

"مرد کا کرم منی عورت کے بیضہ انثی سے مل جاتا ہے تو حمل ٹھہر جاتا ہے غلاف اووم میں اس نطفہ جاذبہ کے پیدا ہونے سے پتہ چلتا ہے کہ دونوں نر اور مادہ کیسوں میں کشش اتصال و وصال ہوتی ہے۔ حمل قرار پاتے ہی کئی تبدیلیاں رونما شروع ہو جاتی ہیں جب قاذف نالی کے آزاد سرے کے پاس عورت کا انڈہ بار آور ہو جاتا ہے تو غلاف کے اندر موجود زردی دو حصوں میں تقسیم ہو جاتی ہے اور پھر دو سے چار اور چار سے آٹھ حصوں میں تقسیم ہو کر دگنے ہوتے جاتے ہیں۔ جب کے باہم اتصال سے ایک دانہ دار خوشہ شہتوت کے دانہ کی مانند بن جاتی ہے"[8]

ڈاکٹر احمد حسن عسکری استقرار حمل کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:

"استقرار حمل یا حمل قرار پانے میں مرد اور عورت دونوں کا حصہ ہوتا ہے۔ اس عمل میں مرد کی منی کا سپرم اور عورت کا بیضہ حصہ لیتے ہیں عورت کا بیضہ اووری سے خارج ہونے کے بعد سپرم کا انتظار کرتا ہے۔ اور مباشرت کے نتیجہ میں خارج ہو کر بیضہ تک پہنچتے ہیں ایک وقت میں لاکھوں سپرم خارج ہوتے ہیں۔ لیکن ان میں سے ایک ہی استقرار حمل میں حصہ لیتا ہے"[9]

ڈاکٹر عبدالکریم کے مطابق:

"اووم ایک مہین غلاف میں لپٹی ہوتی ہے۔ اختلاط کے بعد چند نسبتاً تیز سپرم رحم یا اس کی نالیوں میں اووم تک پہنچنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ مہین غلاف کے اندر صرف ایک ہی سپرم داخل ہو سکتا ہے کیونکہ جب سر داخل ہوتا ہے اس کی دم فوراً غیب ہو کر غلاف میں ایسی تبدیلی پیدا کر دیتی ہے کہ مزید کوئی اور سپرم داخل نہیں ہو سکتا اس عمل کو بارووری (استقرار حمل) کہتے ہیں"[10]

رحم مادر میں اس بے وقعت پانی کا قطرہ یا اس قطرہ میں سے ان گنت جرثوموں میں سے ایک جرثومہ قرار پذیر ہوتا ہے۔تو اس میں طرح طرح کی عجیب و غریب تبدیلیاں وقوع پذیر ہونے لگتی ہیں۔ صرف خوردبین سے دکھائی دینے والا جرثومہ چند دنوں میں ایک لوتھڑے کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ پھر وہ لوتھڑا کچھ دیر بعد گوشت بن جاتا ہے۔اس قطرہ آب یا جرثومہ کو مختلف مدارج طے کر کے انسانی کامل بنے میں صرف نوماہ کا عرصہ لگتا ہے۔

انسانی جنین

جنیات سائنس کی وہ شاخ ہے۔ جس کے تحت رحم مادر میں جنین کی نشو و نما کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ حالیہ برسوں سے پہلے تک ماہرین جنیات کا خیال تھا کہ رحم مادر میں ہڈیاں اور گوشت بننے کا عمل ایک ساتھ ہوتا ہے۔ مگر جدید ترقی کی بدولت ممکن ہونے والے خوردبینی مطالعات کے بعد آج یہ ثابت ہو چکا ہے کہ قرآن پاک کی درج ذیل آیت لفظ بہ لفظ صحیح ہے اور رحم مادر میں بچے کی جسمانی تشکیل بالکل اسی انداز سے ہوتی ہے۔ جیسی کہ قرآن پاک کی ان آیات میں بیان کی گئی ہے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ انسانی جنین کے مراحل اس طرح بیان فرماتا ہے کہ :

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ۚ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ ۭ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ 11

اور ہم نے انسان کو مٹی کے خلاصے سے پیدا کیا ہے۔ پھر اس کو ایک مضبوط (اور محفوظ) جگہ میں نطفہ بنا کر رکھا۔ پھر نطفے کا لوتھڑا بنایا۔ پھر لوتھڑے کی بوٹی بنائی پھر بوٹی کی ہڈیاں بنائیں پھر ہڈیوں پر گوشت (پوست) چڑھایا۔ پھر اس کو نئی صورت میں بنا دیا۔ تو خدا جو سب سے بہتر بنانے والا بڑا بابرکت ہے۔

احادیث مبارکہ میں بھی حضور نے ماں کے پیٹ کے اندر جنین کے ان مختلف مراحل کا ذکر کیا ہے۔

امام ترمذی حضرت ابن مسعود سے روایت لائے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:-

حدّثنا هنّاد ابو معاوية عن الاعمش عن زيد بن وهب عن عبدالله بن مسعود قال حدثنا رسول ﷺ وهو الصادق المصدق ان احد كم يجمع خلقه في بطن امه في اربعين يوما ثم يكون علقة مثل ذلك ثم يكون مضغة مثل ذلك ثم يرسل الله اليه الملك فينفخ فيه الروح و يؤمر باء ربع يكتب رزقه و اجله و عمله و شقي او سعيد فوالّذي لا اله غيره ان احد كم ليعمل بعمل اهل الجنة حتى ما يكون بينه و بينها الا ذراع ثم يسبق عليه الكتاب فيختم له بعمل اهل النّار فيدخلها وان احد كم ليعمل بعمل اهل النار حتى ما يكون بينه و بينها الا ذراع ثم يسبق عليه الكتاب فيختم له بعمل اهل الجنة فيدخلها قال ابو عيسى و هذا حديث حسن صحيح12

ترجمہ: ہناد ابو معاویہ، اعمش، زید بن وہب، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ صادق مصدق رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بتایا کہ تم میں ہر ایک ماں کے پیٹ میں چالیس دن نطفے کی حالت میں رہتا ہے پھر چالیس دن کے بعد گاڑھا خون بن جاتا ہے پھر چالیس دن میں گوشت کا لوتھڑا بنتا ہے پھر اللہ تعالیٰ اس کی طرف ایک فرشتہ بھیجتا ہے جو اس میں روح پھونکتا ہے اور اس کو چار چیزیں لکھنے کا حکم دیا جاتا ہے پس اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں تم میں سے کوئی اہل جنت کے عمل کرتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور جنت کے درمیان بالشت بھر فاصلہ رہ جاتا ہے پھر تقدیر الٰہی اس کی طرف سبقت کرتی ہے تو اس کا خاتمہ دوزخیوں کے اعمال پر ہوتا ہے اور وہ جہنم میں داخل ہو جاتا ہے اور ایک آدمی جہنمیوں کے اعمال کرتا یہاں تک کہ تقدیر الٰہی اس کی طرف دوڑتی ہے اور اس کا خاتمہ جنتیوں کے اعمال پر ہوتا ہے پس وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

امام مسلم حضرت حذیفہ بن اسید غفاری سے روایت لائے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

اذا مرّ بالنطفة ثنتان و اربعون ليلة بعث الله اليها ملكا فصورها و خلق سمعها و بصرها و جلدها الحمها وعظامها ثم قال يا رب اذكر ام انثى فيقضى ربك ما شاء يكتب الملك ثم يقول يا رب اجله فيقول ربك ما شاء و يكتب الملك ثم يقول يا رب رزقه فيقضى ربك ما شاء ويكتب الملك ثم يخرج الملك بالصحيفة فى يده فلا يزيد على ما امر ولا ينقص[13]

ترجمہ: جب نطفے پر بیالیس راتیں گزر جاتی ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کے پاس ایک فرشتے کو بھیجتا ہے ' جو اس کی صورت ،کان' آنکھ' کھال 'گوشت اور ہڈیاں بناتا ہے' پھر عرض کر تا ہے اے پروردگار، یہ مرد ہے یا عورت' پھر جو مرضی الٰہی ہوتی ہے وہ فرماتا ہے' فرشتہ لکھ دیتا ہے' پھر عرض کرتا ہے ' اے پروردگار اس کی عمر کیا ہے' چنانچہ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے حکم فرماتا ہے اور فرشتہ وہ لکھ دیتا ہے پھر عرض کرتا ہے کہ اے پروردگار اس کی روزی کیا ہے' چنانچہ پروردگار جو چاہتا ہے وہ حکم فرمادیتا ہے اور فرشتہ لکھ دیتا ہے اور پھر وہ فرشتہ وہ کتاب اپنے ہاتھ میں لے کر باہر نکلتا ہے جس میں کسی بات کی کمی ہوتی ہے اور نہ زیادتی۔

حضرت انس بن مالک سے بھی ایک حدیث مروی ہے کہ سرور دوجہاں ﷺ نے فرمایا:

ان الله و كل فى الرحم ملكا فيقول يا رب نطفة يا رب علقة يا رب مضغة فاذا اراده ان يخلقها قال يا رب اذكر يا رب انثى يا رب شقي ام سعيد فما الرزق فما الاجل فيكتب كذالك فى بطن امه[14]

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے رحم پر ایک فرشتہ مقرر فرمار کھا ہے'وہ عرض کر تاہے کہ اے میرے رب،نطفہ تیار ہوگیا ہے 'اے میرے رب خون بستہ ہو گیا'اے میرے رب گوشت کا لوتھڑا تیار ہوگیا' اس کے بعد جب اللہ تعالیٰ اس کی تخلیق کرنا چاہتے ہیں تو وہ فرشتہ دریافت کرتا ہے کہ اے میرے رب! نر ہے یا مادہ' بدبخت ہے نیک بخت' اس کی روزی کتنی ہے عمر کتنی ہے؟اس طرح رحم مادر میں ہی ان چیزوں کے بارے میں اس کی تقدیر لکھ دی جاتی ہے۔

اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نطفہ، علقہ اور مضغہ کے مراحل کا تذکرہ فرمایا ہے جبکہ اس سے پہلے والی حدیث میں بیان ہو اہے کہ نطفہ بننے کے بعد بیالیس راتیں گزرنے پر اللہ تعالیٰ کے حکم سے فرشتہ آتاہے اور وہ اس کی صورت سازی اور تخلیق کا کام انجام دیتاہے' یہ بات بالکل وہی ہے جس کے بارے میں علم جنین سے متعلق جدید تحقیقات بتاتی ہیں کہ اس مدت میں گوشت کے ٹکڑے میں موجود جسمانی حصے ہڈیوں او رپٹھوں میں تبدیل ہو جاتے ہیں، پھر ہڈیوں پر گوشت اور پٹھے چڑھتے ہیں،اس سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ جنین کی نشوونما کے مراحل میں حضرت حذیفہ والی حدیث میں مذکور مراحل اور علم جنین کے سلسلے کی جدید تحقیقات کے نتائج بالکل یکساں ہیں۔

لیکن فرشتے کے حاضر ہونے کے زمانے کے بارے میں حضرت حذیفہ اور حضرت ابن مسعود کے روایت کردہ الفاظ میں کچھ اختلاف پایا جاتاہے کیونکہ حضرت حذیفہ کی روایت میں تو یہ ہے کہ فرشتہ بیالیس راتوں کے بعد حاضر ہوتا ہے جبکہ ابن مسعود کی روایت سے یہ معلوم ہوتاہے کہ فرشتہ ایک سو بیس دن کے بعد حاضر ہو تاہے۔ علماء نے ان دونوں احادیث کو تطبیق دی ہے چنانچہ اس ضمن میں حافظ ابن قیم فرماتے ہیں!

وبقی ان یقال فحدیث حذیفة یدل علی ان ابتداء التخلیق عقیب الاربعین الاولی، وحدیظ ابن مسعود یدل علی انه عقیب الاربعین الثانیه، فکیف یجمع ینهما؟ قیل: اما حدیث حذیفة فصریح فی کون ذلك بعد الاربعین، و اما حدیث ابن مسعود: فلیس فیه تعرض لوقت التصویر والتخلیق، و انما فیه بیان اطوار النطفه و تنقلها بعد کل اربعین، اونه بعد الاربعین الثنیه ینفخ فیه الروح، وهذا لم یتعرض له حدیث حذیفه بل اختص به حدیث ابن مسعود فاشترك الحدیثان فی حدوث امر الاربعین۔ و اختص حدیث حذیفه بأن ابتدا تصویر ها و خلقها بعد الاربعین الاولی واختص حدیث ابن مسعود بأن تفخ الروح فیه بعد الاربعین الثانیة، و اشترك الحدیثان فی استذان الملك ربه سبحانه فی تقدیر شأن المولود فی خلال ذلك فتصادقت کلمات رسول لله علیه الصلاۃ والسلام و صدق بعضها بعضا۔ 15

''حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث پہلے چالیس دن کے بعد تخلیق کی ابتدا پر دلالت کرتی ہے ' اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ تیسرے چلے کے بعد جنین میں روح پھونکی جاتی ہے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث تخلیق کا آغاز چالیس روز کے بعد شروع ہو جانے کے سلسلے میں صریح ہے اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں صورت سازی اور تخلیق کے وقت سے تعارض نہیں کیا گیا ہے 'بلکہ اس میں نطفے کے مختلف ادوار کا بیان ہے اوراس بات کا تذکرہ ہے کہ ہر چالیس دن کے بعد نیا مرحلہ شروع ہو تا ہے اور تیسرے چلے کے بعداس میں روح پھونکی جاتی ہے ' اس چیز کا حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ذکر نہیں ہے بلکہ خاص طریقہ پر یہ چیز حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں مذکور ہے۔ لہٰذا یہ

دونوں حدیثیں پہلے چلے کے بعد ایک خاص چیز کے پیدا ہونے پر متفق ہیں اور حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث میں مخصوص طورپر یہ بات ہے کہ اس نطفے کی صورت سازی اور تخلیق کا عمل پہلے چلے کے بعد شروع ہوتا ہے اورحضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث میں خاص بات یہ مذکور ہے کہ جنین میں روح کا پھونکا جانا تیسرے چلے کے بعد ہوتاہے، اب یہ دونوں حدیثیں اس بات پر متفق ہیں کہ اس دوران پیدا ہونے والے بچے کی تقدیر کے بارے میں فرشتہ اللہ تعالیٰ سے دریافت کرکے لکھتاہے۔ اس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام باتیں سچی ہوگئیں اورایک حدیث دوسری حدیث کی تصدیق کرنے والی بن گئی "۔

حافظ ابن قیم رحمتہ اللہ علیہ کی اس تشریح سے وہ اختلاف ختم ہوجاتا ہے' جو حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالی عنہ اورابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث کے درمیان محسوس ہوتا ہے کیونکہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث میں بیالیس راتوں کے بعدصورت سازی اورتخلیق کے آغاز کی طرف اشارہ ہے اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث میں اس بات کا ذکر ہے کہ جب جنین تخلیق کے مراحل پورے کر چکتا ہے تب اس میں روح پھونکی جاتی ہے اور تخلیق کی تکمیل رحم مادر میں نطفہ قرارپانے کے بعد ایک سو بیس دن میں مکمل ہوتی ہے ' جنین میں روح پھونکے جانے سے وہ ایک دوسری مخلوق ہو جاتا ہے کیونکہ وہ حرکت کرنے اورآوازوں کو سننے پر قادر ہوجاتاہے اور اس کا دل برابر دھڑکنے لگتاہے ۔

حضرت مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث میں تخلیق کے مکمل ہونے اور روح پھوکے جانے کا جو زمانہ بتایا گیا وہ بالکل وہی ہے جو جدید علم جنین میں جنین کے اندر حرکت پیدا ہونے کے لئے بتایا گیا ہے۔یعنی نطفہ ٹھہرنے کے بعد تیسرے مہینے کے آخر میں یا چوتھے مہینے کے شروع میں۔ جنین کی نشو نما کے مراحل کے بارے میں اس حدیث میں مذکور مراحل اور علم جنین کے سلسلہ میں جدید تحقیقات کے نتائج بالکل یکساں ہیں۔

خلاصہ بحث:

اللہ تعالیٰ نے انسان اول کو براہ راست گارے سے پیدا کیا ہے۔اس کے بعد اس کی افزائش نسل کا ایسا انتظام کر دیا کہ طبعی عوامل کے باعث خود بخود اس میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ نئی نسل کی پیدائش اور تربیت کے لیے جتنے روح فرسا خطرات اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔اپنے عیش و آرام، اپنی صحت، دولت اور وقت کی جو گراں قدر قربانیاں دینی پڑتی ہیں وہ کسی سے مخفی نہیں۔ لیکن اس نے اپنی حکمت کاملہ سے ان تمام چیزوں کو ایک ایسی زبردست لذت سے وابستہ کر دیا کہ انسان اس کے حصول کی خاطر یہ ساری قربانیاں خوشی سے دینے کے لیے تیار بلکہ بے قرار ہو جاتا ہے۔

References

[1] Qashiri, Muslim Ibn Al-Hajjaj, Ibn Imam Muslim "Al-Sahih Al-Muslim" Mushtaq Book Corner, Lahore, 1995, Issues of Menstruation Chapter, Hadith No. 716
[2] Al-Hajj 22:5
[3] Al-Mominoon 23:13
[4] Al-Waqia 56:58-59
[5] Al-Fatir 35:11
[6] Al-Luqman 31:34
[7] Al-Zumar 39:06
[8] Farzand Ali, Hakim "Raising Children" Chohan Bey, Faisalabad, 1997, p. 17
[9] Askari, Ahmed Hasan, Doctor "Giyani", Daniel's Library, Lahore S.N, p. 62
[10] Abd al-Karim, Doctor, "Zindgi Ka Safar" Mushtaq Book Karner, Lahore, S.N, p. 65
[11] Al-Mominoon 23:12-14
[12] Tirmidhi, Muhammad bin Isa, Abu Isa, Imam of "Jamia Tirmidhi" Maktabat ul Ilam, Lahore, S.N., chapter of Taqdeer Ka Bayan, Hadith No. 5
[13] Sahih Muslim, Chapter of Appreciation as Issues, Hadith No. 6826
[14] Bukhari, Muhammad bin Ismail, Abu Abdullah, "Al Jamia Al Sahih Al-Bukhari ", Dar Al-Salam Publishing, Al-Sania' Riyadh, Al-Taniyyah II, 1999, Book of the Prophets, Hadith No. 559
[15] Ibn Qayyim, al-Jawzi, "Tahfa al-Mawdood ba Ahkam al-Mawdud" Islamic Dawah Library, Faisalabad, S.N., p. 259